سوال

(195) صدقہ فطر کی مقدار

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صدقہ فطر کے متعلق کچھ اہل علم کا کہنا ہے کہ نصف صاع بھی دیا جا سکتا ہے، جب کہ ہم تو ایک صاع ہی دیتے آ رہے ہیں، کیا نصف صاع دینے کی کوئی گنجائش ہے، وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنیادی غذائی اجناس سے صدقہ فطر کے لیے ایک صاع کے برابر ادا کرنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں عید الفطر کے موقع پر کھانے کی اشیاء سے ایک صاع ادا کرتے تھے اور اس وقت ہمارے کھانے کی اشیاء جو، منقی، پنیر اور کھجور ہوا کرتی تھیں۔[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گندم عام دستیاب ہونے لگی تو صدقہ فطر گندم سے ادا ہونے لگا لیکن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے پتا چلتا ہے کہ لوگوں نے قیمت کو بنیاد بنا کر گندم سے ایک صاع کی بجائے نصف صاع ادا کرنا شروع کر دیا ہے۔[2]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ وضاحت کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں جب شام کے علاقہ سے گندم آنا شروع ہوئی تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری رائے کے مطابق اس گندم کا ایک مُد دوسری غذائی اجناس کے دومُد کے برابر ہے۔[3] ایک روایت میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''ہم غذائی اجناس سے ایک صاع ہی صدقہ فطر دیا کرتے تھے حتیٰ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ کرنے کے لیے ارضِ حرم میں آئے تو انھوں نے منبر پر خطبہ دیا اور لوگوں کو مخاطب کر کے کہا کہ میرے خیال کے مطابق اس گندم کے دومُد کھجوروں کے ایک صاع کے برابر ہیں، پھر لوگوں نے اس کے مطابق عمل کرنا شروع کر دیا لیکن میں تو ایک صاع ہی دیتا رہوں گا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دیا کرتا تھا۔''[4] حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے بھی ایک روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں گندم سے دومُد یعنی نصف صاع بطور فطرانہ ادا کرتے تھے[5] عرب میں دوسری اشیاء خوردنی کے مقابلہ میں گندم قیمتی ہوتی تھی اس لیے نصف صاع کا اعتبار کیا گیا، لیکن اس پر صحابہ کرام کا اجماع نہیں ہوا جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی رائے اس کے مخالف ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق مروی ہے کہ آپ نے قیمت کا اعتبار کرتے ہوئے ایک وقت میں نصف صاع دینے کی اجازت دی لیکن بعد میں گندم کی ارزانی دیکھ کر دوبارہ پورا صاع ادا کرنے کا حکم دیا۔[6]

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ، صحابہ کرام کا یہ اختلاف بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں: ''اگر ہر زمانے میں قیمت کو بنیاد بنا کر صدقہ فطر کی ادائیگی کا سلسلہ شروع ہو گیا تو اس کی مقدار کبھی منضبط نہیں رہ سکے گی بلکہ ہو سکتا ہے کہ قیمتوں کے اتار چڑھاؤ کی وجہ سے کسی وقت خود گندم سے بہت سے صاع مقرر کرنا پڑیں۔[7]

ہمارے رجحان کے مطابق قیمتوں سے قطع نظر ہر علاقے کی بنیادی غذائی جنس سے ایک صاع صدقہ فطر ادا کرنے کا طریقہ ہی قابل عمل ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دور کی مختلف بنیادی اجناس کے حوالے سے مقرر فرمایا۔ آپ نے جن اشیاء کا نام لیا وہ بھی ہم قیمت نہ تھیں، لیکن آپ نے قیمتوں کے فرق کو ایک طرف رکھتے ہوئے رائج چیز کا نام لے کر ہر ایک میں صاع کی مقدار متعین فرمائی، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنیادی غذائی اجناس کی قیمتوں کو بنیاد بنانے کی بجائے مقدار کو بنیاد بنایا اور تمام اجناس کی یکساں مقدار کو ملحوظ رکھا۔ ہمارے نزدیک سنت پر عمل کرنا ہی باعث خیر و برکت ہے نیز ہمارے ہاں چونکہ گندم عام دستیاب ہے اس لیے ایک صاع ہی ادا کرنا چاہیے۔ اگر غریب اور نادار لوگوں کو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حدیث کے پش نظر نصف صاع دینے کی رعایت دیتے ہیں تو اندیشہ ہے کہ اس سے کھاتے پیتے لوگ بھی ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح بخاری، الزکوۃ: ۱۵۱۰۔

[2] صحیح بخاری، الزکوۃ: ۱۵۰۔

[3] صحیح بخاری، الزکوۃ: ۱۵۰۸۔

[4] صحیح مسلم، الزکوۃ: ۲۲۸۴۔

[5] مسند امام احمد، ص ۳۵۰، ج ۶۔

[6] ابوداؤد، الزکوۃ: ۱۶۲۲۔

[7] فتح الباری: ص ۴۷۱، ج ۳۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4۔ صفحہ نمبر: 192

محدث فتویٰ